164587- آپریشن کے ذریعہ رحم ختم کرنے والی عورت کی عدت

سوال

ایک عورت کا آپریشن کرکے اس کا رحم بالکل ختم کردیا گیا، توکیا اگرخاونداسے طلاق دے دے یا پھر فوت ہوجائے توکیا اس پر عدت گزارنا واجب ہوگی ؟ اگرواجب ہے توکس لیے ؟

پسندیدہ جواب

اگراس عورت کا خاوند فوت ہوجائے تو
اس پر چارماہ دس دن عدت گزارنا واجب ہے؛ کیونکہ یہ بھی اللہ سبحانہ وتعالی کے درج
ذیل فرمان میں داخل ہے :

**{اور تم میں سے جولوگ فوت کیے جائيں
اور بیویاں چھوڑجائيں وہ بیویاں اپنے آپ کوچار مہینے دس دن روکے رکھیں }** البقرۃ (234).

اور طلاق ہونے کی صورت میں اسے تین
ماہ عدت گزارنا ہوگی؛ کیونکہ وہ حیض والی عورتوں میں شامل نہيں ہوتی اس لیے کہ وہ
اللہ تعالی کے درج ذيل عمومی فرمان میں داخل ہوتی ہے :

**{اور وہ عورتیں جوتمہاری عورتوں
میں سے حیض سے ناامید ہوچکی ہیں، اگر تم شک کروتوان کی عدت تین ماہ اوران کی بھی
جنہیں حیض نہیں آیا }** الطلاق (4).

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں :

" اگر عورت کا کسی سبب کے باعث حیض
ختم ہوجائے اور علم ہوکہ حیض نہيں آئيگا مثلا عورت کا رحم ختم کردیا گیا ہو تو
یہ حیض سے ناامید عورت کی طرح ہی ہوگی اور تین ماہ عدت گزارے گی " انتہی

دیکھیں : فتاوی اسلامیہ (3 / 311).

رحم نکال دیے جانے کی بنا پر ہم
براءت رحم کو تو ختم کرسکتے ہیں؛ لیکن اس پر عدت واجب ہونے میں تو مانع نہیں ہو

سکتا؛ کیونکہ عدت کی حکمت صرف برات رحم معلوم کرنا ہی نہیں ہے.

ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"عدت سے صرف برات رحم ہی مقصود نہیں
بلکہ یہ تو عدت کے بعض مقاصد اور حکمت میں سے ایک حکمت ہے" انتہی

دیکھیں : اعلام الموقعین (51/2).

ابن قیم رحمہ اللہ اسی کتاب میں عدت
کی کچھ حکمتوں کا ذکر کرتے ہوئے کہا ہے :

"عدت مشروع کرنے میں کئی ایک حکمتیں
پائی جاتی ہیں جن میں ایک حکمت تو برات رحم ہے کہ یہ علم ہو جائے کہ آیا کہیں حمل تو نہیں؛ تاکہ دو شخص کی وطئ سے ایک ہی رحم میں دو آدمیوں کا نطفہ جمع نہ ہو اور نسب مختلط ہو کر نسب میں خرابی پیدا ہو جائے، اس میں ایسی خرابی ہے جسے شریعت اور حکمت دونوں ہی روکتی ہیں.

اور ایک حکمت یہ بھی ہے کہ اس عقد
نکاح کا مقام اور مرتبہ اور قدر و شان کی عظمت بیان کرنا اور اس کے شرف کا اظہار کرنا.

اور ایک حکمت یہ بھی ہے کہ طلاق دینے
والے شخص کے لیے رجوع کرنے کا وقت زیادہ و طویل کرنا تا کہ وہ رجوع کر سکے؛ کیونکہ ہو سکتا ہے خاوند نادم ہو اور اسے اتنا وقت و موقع مل جائے کہ وہ اس دوران بیوی سے رجوع کر سکے.

اور اس میں ایک حکمت یہ بھی ہے کہ
خاوند کی موت کی حالت میں خاوند کا حق پورا کرنا، زیب و زینت ترک کر کے اپنے اوپر خاوند کی فوتگی کا اثر ظاہر کرنا، اسی لیے شریعت مطہرہ نے بیوی کے لیے اولاد اور باپ سے زیادہ سوگ کی مدت رکھی ہے.

اور اس میں ایک حکمت یہ بھی ہے کہ
خاوند کے حق کی احتیاط اور بیوی کی مصلحت پائی جاتی ہے، اور بچے کا حق پایا جاتا

ہے، اور اللہ کے واجب کردہ حق کی ادائیگی ہے، اس لیے عدت میں چار حق پائے جاتے ہیں

"انتہی

دیکھیں: اعلام الموقعین (2/50–
51).

واللہ اعلم.